قیمت کے لحاظ سے؟ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ہر سال زمین کی قیمت نکالنا ایک مسئلہ ہے۔

ج: زکوٰۃ کی ادایگی کے اعتبار سے زمین کی دو قسمیں ہیں:

۱- ایک زمین وہ ہوتی ہے جسے انسان صرف اس نیت سے خریدتا ہے کہ کچھ مدت گزرنے کے بعد جب اس کی قیمت میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا، تو اسے فروخت کر کے کچھ فائدہ کما لے۔ ایسی صورت میں زمین کی حیثیت عروض التجارۃ (مالِ تجارت) کی سی ہے۔ چنانچہ جس طرح مالِ تجارت کی قیمت کا اندازہ کر کے اس کی زکوٰۃ نکالی جاتی ہے، اسی طرح اس زمین کی قیمت کا اندازہ کر کے اس پر ڈھائی فی صد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ قیمت کا اندازہ ہر سال لگایا جائے کیوں کہ ہر سال اس کی قیمت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ جب اس کی قیمت میں اضافہ ہو رہا ہے تو بلاشبہہ اس کی زکوٰۃ کی مقدار میں بھی اضافہ ہونا چاہیے۔ یہی جمہور علما و فقہا کا قول ہے۔ البتہ امام مالک کہتے ہیں کہ زمین کی قیمت کا اندازہ صرف ایک بار لگایا جائے اور اس کی زکوٰۃ بھی صرف ایک بار ادا کی جائے گی، یعنی اسے فروخت کرتے وقت، اس زمین کی جو قیمت ملتی ہے اس میں سے ڈھائی فی صد زکوٰۃ کی مد میں نکال دیا جائے گا۔ بہرحال جمہور علما کا قول زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کیوں کہ جس زمین کو آپ نے اس سال ۱۰ ہزار میں خریدا ہے، دو سال کے بعد آپ اسے ۵۰ ہزار میں فروخت کرتے ہیں، تو کیا آپ کا ضمیر گوارا کرے گا کہ زکوٰۃ صرف ۱۰ ہزار پر نکالیں؟ بعض حالتوں میں امام مالک کے مسلک پر بھی عمل کیا جا سکتا ہے، مثلاً ایسی حالت میں کہ زمین کی قیمت بہت گر گئی ہو۔ آپ نے اسے ۱۰ ہزار میں خریدا اور کئی سال گزرنے کے باوجود اس کی قیمت ۱۰ ہزار سے بھی کم ہو۔ ایسی صورت میں امام مالک کے مسلک پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

۲- دوسری زمین وہ ہوتی ہے، جسے فروخت کرنے کے لیے نہیں بلکہ اس پر کرایے کی خاطر دکان یا مکان بنانے کے لیے خریدتے ہیں۔ ایسی زمین پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔ البتہ تعمیر کا کام مکمل ہو جانے کے بعد جو کرایہ اس دکان یا مکان سے آئے گا اس پر زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگا۔

(ڈاکٹر محمد یوسف قرضاوی، ایضاً، ص ۱۳۹-۱۴۰)

کتاب نما

شمائل ترمذی، امام ابوعیسیٰ محمد الترمذی، ترجمہ وتخریج: حافظ زبیر علی زئی۔ ناشر: مکتبہ اسلامیہ، رحمن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۷۲۴۴۹۷۳۔ صفحات: ۴۶۷۔ قیمت: درج نہیں۔

ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م: ۲۷۹ھ) کے روایت کردہ مجموعۂ احادیث جامع ترمذی کا شمار صحاحِ ستہ میں ہوتا ہے۔ یہی مجموعہ امام کی شہرت کا باعث ہے۔ اس بہت بڑے اعزاز کے ساتھ انھیں یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ انھوں نے رسول کریمؐ کی شخصیت، عادات وخصائل اور آداب واخلاق کے بارے میں محدثانہ اسلوب میں الشمائل کے نام سے ایک کتاب مرتب فرمائی۔ غالباً امام ترمذی محدثین میں سے پہلے فرد ہیں جنھوں نے اس موضوع پر احادیث کو باقاعدہ طور پر یک جا کیا۔ آپ کے بعد اس موضوع پر بہت سے علماے حدیث نے کام کیا جن میں امام بغوی (م: ۵۱۶ھ)، امام نسفی (م: ۴۳۲ھ)، امام اصبہانی (م: ۳۶۹ھ)، ابن کثیر (۷۷۴ھ) اورالسیوطی (۹۱۱ھ) کے نام نمایاں ہیں۔ ان تمام کتب میں شمائل ترمذی کو جو قبولِ عام حاصل ہوا، اس کا تسلسل اب بھی قائم ہے۔

شمائل ترمذی کی متعدد عربی شرحیں بھی علماے حدیث نے رقم کی ہیں۔ ان میں مُلّا علی قاری (م: ۱۰۱۶ھ)، ابراہیم الشافعی (م: ۱۲۷۷ھ) اور ناصرالدین الالبانی (م: ۱۴۲۰ھ) کے نام معروف ہیں۔ شمائل ترمذی کی اُردو شرح پر بھی خاصا کام ہوا ہے۔ ان میں شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا، امیر شاہ گیلانی، عبدالصمد ریالوی ومنیر احمد وقار اور عبدالقیوم حقانی کی شروح معروف ہیں۔

اُردو میں موجود ان شرحوں میں زیرنظر کتاب کی صورت میں ایک جان دار اضافہ شمائل ترمذی: ترجمہ، تحقیق وفوائد کے نام سے سامنے آیا ہے۔ مصنف علمِ جرح وتعدیل پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ انھوں نے شمائل ترمذی کے ترجمہ وشرح کو تحقیقی خوبیوں سے آراستہ کر کے پیش کیا